مصـــنفـــہ: مسکان محمد عمران

شـہـــــر: میرپور خاص

جامـــعـــــہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

تعــــــارف۔

دنیا کی تاریخ ہمیں بار بار یہ سبق دیتی ہے کہ جب بھی انسان نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور عدل کے اصولوں کو چھوڑا، اس نے خود کو مشکلات، بے چینی اور تباہی میں دھکیل لیا۔ آج کے دور میں سب سے بڑا مسئلہ جس نے معاشرے کے ہر طبقے کو متاثر کیا ہے، وہ موجودہ سودی نظام ہے۔

سود نے انسان کو ایسی دوڑ میں لگا دیا ہے جس میں تھکن ہے، پریشانی ہے، مگر سکون نہیں۔ اسی لیے اسلام نے سود کو سختی سے منع کیا ہے۔ کیونکہ سود کا مقصد انسان کی مدد نہیں بلکہ اس کا استحصال ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تنخواہ دار افراد سے لے کر مزدور اور کاروباری لوگ سب قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ سماجی ناہمواری بڑھ رہی ہے اور امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ اور گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں بہت ضروری ہے کہ ہم اسلامی معیشت کے ان

اصولوں کو سمجھیں جو ہمیشہ کے لیے انسانیت کی بھلائی کے ضامن ہیں۔

ســـــود کا نقصـــان قــرآن کا تنبیـــــــــہ۔

اسلام میں سود کی سخت ممانعت کیوں کی گئی ہے؟ اس کا جواب قرآنِ پاک خود دیتا ہے:

"اگر تم سود چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

(سورۃ البقرہ: آیت 279)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ سود نہ صرف ایک معاشی غلطی ہے بلکہ اخلاقی اور روحانی خرابی بھی ہے ۔

سود معاشرے میں ناانصافی پیدا کرتا ہے۔ ایک شخص بغیر محنت کے پیسے کماتا ہے جبکہ دوسرا محنت کے باوجود بھی خسارے میں رہتا ہے۔ جب ایک نظام میں محنت کرنے والا پیچھے اور سرمایہ رکھنے والا آگے ہو جائے، تو وہاں ظلم اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔

آج کے دور میں لوگ قرض لیتے ہیں، اقساط میں چیزیں خریدتے ہیں، لیکن سود ان چیزوں کو حقیقت میں بہت مہنگا کر دیتا ہے۔

یوں انسان پیسہ کمانے کے بجائے صرف قرض چکانے میں اپنی زندگی لگا دیتا ہے۔

قرض کا بوجھ آہستہ آہستہ انسان اور اداروں دونوں کو اندر سے کمزور کر دیتا ہے۔ جب آمدنی کا بڑا حصہ صرف اقساط چکانے میں لگ جائے تو زندگی مشکل ہوتی جاتی ہے۔ لوگ اپنی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتے اور مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتے ہیں۔ اداروں کی حالت بھی ایسی ہی ہوتی ہے قرض کی ادائیگی کے دباؤ میں ترقی رک جاتی ہے، کام رک جاتا ہے اور اکثر ادارے بند ہونے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ یوں قرض وقتی سہولت تو دیتا ہے، مگر دیرپا طور پر زندگی کی خوشیاں، کاروبار کی مضبوطی اور معاشرے کی ترقی سب کو نقصان پہنچاتا ہے۔

بینک — سہولت یا فریب؟

بینک بظاہر ہمارے لیے آسانیاں لاتے ہیں، جیسے کہ پیسے کی حفاظت، آن لائن ادائیگی، اور ضرورت پڑنے پر قرض۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ موجودہ بینکاری نظام کی بنیاد سود پر ہی رکھی ہوئی ہے۔

طالبات اور نوجوان اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ قرض سے زندگی آسان ہو جاتی ہے، لیکن سود اس کو بوجھ بنا دیتا ہے۔

بینک کی یہ پالیسی کہ "آپ ابھی رقم لے لیں، بعد میں تھوڑا تھوڑا کر کے واپس کریں" سننے میں تو اچھی لگتی ہے، مگر حقیقت میں انسان دوگنا پیسہ واپس کرتا ہے۔

اسی وجہ سے اسلام نے سود کو "ناانصافی" اور "استحصال" کہا ہے۔۔

اسلام چاہتا ہے کہ دولت گردش میں رہے، نہ کہ چند بینکوں اور سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں جمع ہو کر قوم کا پیسہ بند ہو جائے۔

اسلامی بینکاری — ایک پاکیزہ حل۔

علامہ اقبال نے کہا تھا:

"حلال کی روشنی نمودِ حیات ہے"

اسلامی بینکاری کی بنیاد ہی اس اصول پر ہے کہ انسان ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں، نہ کہ ایک دوسرے پر بوجھ ڈالیں۔

:اسلامی بینکاری میں

لین دین سود کے بغیر ہوتا ہے۔

منافع اور نقصان میں شراکت ہوتی ہے۔

دولت تقسیم ہوتی ہے، جمع نہیں ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے تجارت کو حلال قرار دیا کیونکہ تجارت میں فریقین کی رضا شامل ہوتی ہے۔ لیکن سود میں ایک فریق لازماً ظلم کا شکار ہوتا ہے۔

اسلامی بینکاری ایسے ماحول کو فروغ دیتی ہے جس میں لوگوں کو سہولت بھی ملے اور حلال کاروبار بھی چل سکے۔

سود سے پاک نظام کی خصوصیات۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اللہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"

یہ آیت معاشی اصول بھی بتاتی ہے کہ سود کا نتیجہ آخرکار نقصان ہی نکلتا ہے، اور صدقہ و خیرات سے معاشرے میں محبت، توازن اور برکت پیدا ہوتی ہے۔

اسلامی معیشت میں:

قرضِ حسنہ موجود ہے

زکوٰۃ کا مضبوط نظام ہوتا ہے

امیر اور غریب میں توازن قائم ہوتا ہے۔

جب زکوٰۃ صحیح طرح جمع ہو اور صحیح جگہ لگے، تو کوئی غریب بھوکا نہیں رہتا اور معاشی استحکام بڑھتا ہے۔

قوم کی خود کفالت — اصل ترقی

اسلام ہمیں خود داری اور خود کفالت کی تعلیم دیتا ہے۔

ایک قوم تب مضبوط ہوتی ہے جب وہ اپنے وسائل پر انحصار کرے، دوسروں کے قرضوں پر نہیں۔

آج ترقی یافتہ قومیں وہی ہیں جنہوں نے:

- اپنی محنت پر بھروسہ کیا۔
- کفایت شعاری اپنائی۔
- اور سودی نظام پر انحصار کم یا ختم کیا۔

اسلامی معاشی اصول یہی سکھاتے ہیں کہ انسان محنت کرے، دیانت سے کمائے، اور اللہ پر بھروسہ رکھے۔

حکـــــومــت کا کردار مــالـیات اصــلاح مـــیں

اسلامی مالیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی آج کے دور کی ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ یہی ادارے سود سے پاک اور منصفانہ معاشی نظام کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جب لوگ حلال طریقے سے سرمایہ کاری اور لین دین کرتے ہیں تو نہ صرف ان کی کمائی میں برکت آتی ہے بلکہ معاشرے میں اعتماد بھی بڑھتا ہے۔ اسلامی مالیاتی ادارے منافع و نقصان کی بنیاد پر کام کرتے ہیں اس لیے ان میں انصاف زیادہ اور استحصال کم ہوتا ہے۔ اگر حکومت تعلیمی ادارے اور میڈیا مل کر ان اداروں کی آگاہی اور ترقی کے لیے کام کریں تو عام افراد کو بھی بہتر مواقع مل سکتے ہیں۔ چھوٹے کاروبار طلبہ خواتین اور کمزور طبقے کو قرضِ حسنہ اور اسلامی اسکیموں کے ذریعے مضبوط بنیاد مل سکتی ہے۔ جب لوگ ایسے اداروں کی طرف مائل ہوتے ہیں تو معاشی نظام

میں شفافیت، دیانت اور ذمہ داری بڑھتی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو ایک مضبوط باوقار اور سود سے پاک معیشت کی جانب لے جاتا ہے۔

عـــمـــلـــی اقـــدامـــات۔

- **سرمایہ کاری میں توازن۔**

ایسا نظام چاہیے جس میں منافع اور نقصان دونوں کا امکان ہو، تاکہ کاروبار حقیقی بنیاد پر چلے۔۔

- **ریاستی زکوٰۃ فنڈ۔**

اگر پاکستان میں زکوٰۃ کے نظام کو مضبوط کیا جائے، تو شرح غربت نمایاں طور پر کم ہو سکتی ہے۔

- **شعور کی بیداری۔**

تعلیم میں سود کے نقصانات شامل کیے جائیں تاکہ نوجوان ابتدا سے ہی اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

- **قرضِ حسنہ کی ترویج۔**

مساجد، تنظیمیں اور ادارے قرضِ حسنہ شروع کریں تاکہ غریب لوگ چھوٹے کاروبار شروع کر سکیں ۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"سود کا ایک درہم بھی بہت بڑے گناہ کے برابر ہے"

اس لیے ہمیں عملی طور پر اس سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

پاکستان اور اسلامی معیشت کا خواب۔

پاکستان اور اسلامی معیشت کا خواب یہ ہے کہ ہر شہری انصاف، برابری اور حلال روزگار کے اصولوں پر مبنی نظام میں خوشحال ہو۔ ایسا نظام جہاں سود سے پاک معاشی سرگرمیاں ہوں وسائل منصفانہ تقسیم ہوں اور ریاست کمزور طبقے کا سہارا بنے۔ یہی مضبوط باوقار اور خود کفیل پاکستان کی بنیاد ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اس لیے ضروری ہے کہ اس کی معیشت بھی اسلامی اصولوں پر چلے۔

آج ہمارے ملک میں اسلامی بینکاری کے ادارے موجود ہیں اور اچھی بات یہ ہے کہ لوگ بھی اب ان کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔

اگر ہم:

اپنے دل صاف رکھیں۔

محنت کریں۔

سچائی اور دیانت کو اپنائیں۔

تو پاکستان کا معاشی مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ اسلامی معیشت صرف نظریہ نہیں بلکہ ایک مکمل عملی نظام ہے۔

اشعار میں پیغام۔

سود کا زہر پیا ہے زمانے نے برسوں۔

اب بھی وقت ہے توبہ کر لے انسان کی روح۔

جہاں کو تو نے انعامات دیے سود کے۔

بنی یہ اصل اسلامی معیشت کی تباہی۔

بینک نہیں ہوں گے ظلم کے محل۔

بنے گا عدل و رحم کا محل۔

نتـــــیجـــــــــــــہ

اسلامی معیشت کا مقصد دولت جمع کرنا نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت ہے۔

سود سے پاک نظام میں:

° انصاف ملتا ہے۔

° لوگوں میں محبت بڑھتی ہے۔

° اور دولت صحیح جگہ خرچ ہوتی ہے۔

اگانسان باعزت زندگی گزارے گا۔

سود انسان کی زندگی میں بظاہر آسانی لاتا ہے مگر اندر ہی اندر بےچینی، دباؤ اور بےبرکتی پیدا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص قرض پر سود دیتا ہے تو اس کی محنت کا بڑا حصہ صرف اضافی رقم چکانے میں نکل جاتا ہے جس سے ذہنی سکون کم ہو جاتا ہے۔ سود آپس کے

اعتماد اور بھائی چارے کو بھی کمزور کرتا ہے کیونکہ یہ ضرورت کو کاروبار بنا دیتا ہے۔ وقت کے ساتھ انسان مسلسل مالی دباؤ میں آ جاتا ہے اور زندگی کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ یوں سود وقتی سہولت دیتا ہے مگر طویل مدت میں دل و دماغ دونوں کو تھکا دیتا ہے۔

دعـــــائے خـــــاتمـــــــــــــہ۔

اے اللہ! ہمیں حلال کمائی کی توفیق دے۔۔

ہمیں سود کے نقصان سے محفوظ رکھ۔۔

ہمارے دلوں میں عدل، محبت اور دیانت پیدا فرما

اے اللہ! ہم پر اپنا فضل فرما اور ہمیں ہر طرح کے سود، ناجائز کمائی اور حرام ذرائع سے محفوظ رکھ۔ ہمارے دلوں میں حلال روزی کی محبت اور قناعت پیدا فرما۔ اے ربّ کریم! ہمارے معاشرے سے سود کا فتنہ ختم کر دے ہمارے معاملات میں برکت عطا فرما اور ہمیں ایسا رزق دے جس میں پاکیزگی، سکون اور بھلائی ہو۔ یا اللہ! ہمیں سیدھی راہ دکھا اپنے احکام پر چلنے کی توفیق دے اور ہماری کوششوں میں آسانی پیدا فرما۔ ہمارے گھروں کاروبار اور دلوں پر رحمتیں نازل فرما۔ آمین۔ہمارے وطن پاکستان کو خوشحال بنا دے۔

آمـــــــــــــین